(گذشتہ سے پیوستہ ——— سورۃ الملک پہ ایک نظر ——— مولانا قاضی عبدالکریم صاحب۔ کلاچی)

پانچویں بات ——— الذی خلق الموت والحیوۃ سے متعلق کہی گئی تھی ——— اس کو احسان کی ایک مثال سمجھئے یا قدرت کی۔ دونوں کی مثال بن سکتی ہے۔ البتہ اس میں مختلف اقوال ہیں کہ موت سے کونسی موت مراد ہے۔ اور حیوۃ سے کونسی حیوۃ۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ موت سے وہ حالت مراد ہے۔ جو دنیوی زندگی سے پہلے تھی اور حیوۃ سے دنیوی زندگی مراد ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ موت سے موت بالمعنی مراد ہے یعنی انفصال روح عن الجسد اور حیوۃ سے حیوۃ اخروی مراد ہے۔ ان دونوں صورتوں میں ترتیب اپنے مقام پہ ہے یعنی موت پہلے ہے۔ اور حیوۃ بعد میں۔ ایک احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ موت سے دنیوی زندگی مراد ہو۔ اور یہ اس لئے کہ دنیوی زندگی کو اخروی زندگی سے وہی نسبت ہو سکتی ہے۔ جو موت کو حیوۃ سے ہے۔ اور اسی لئے تمام موجودات کو ہالک فرمایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: کل شیئ ھالک الا وجہہ۔ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ چونکہ اسم فاعل کی دلالت زمانہ حال پہ حقیقی ہے۔ اس لئے کل شیئ ھالک کے معنی یہی ہوں گے کہ ہر شے بالفعل ہالک ہے۔ سوائے ذات واجب الوجود کے کیونکہ ممکن کا وجود اصلی نہیں ہے۔ تو موت سے مراد دنیوی حیوۃ ہوئی اور حیوۃ سے مراد اخروی حیوۃ حق تعالے کا ارشاد ہے۔ وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان۔

چوتھا قول جو مشہور ہے۔ یہی ہے کہ موت سے مراد یہ متعارف موت ہے۔ اور زندگی سے مراد یہ دنیوی زندگی ہے۔ اس پہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پھر موت کو پہلے کیوں ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ دنیوی زندگی کے بعد ہے۔ تو اس میں بعض حضرات نے یہ نکتہ بیان کیا ہے۔ کہ اس میں اسطرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ کہ اپنے عمل کو احسن بنانے میں موت کے ہر وقت مستحضر رہنے کا بڑا دخل ہے جس کو ہر وقت موت پیش نظر رہے گی۔ وہ ہر وقت آخرت کی تیاری میں مصروف ہوگا۔ کہ ——— ع ——— شاید ہمیں نفس آخریں بود۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو احسن بنانے کے لئے یہی تجویز بتلائی کہ صلی صلوۃ مودع یعنی جو نماز بھی شروع کر دیں سمجھتے رہو کہ بس یہ آخری نماز ہے۔ کیونکہ دوسرے وقت تک زندگی رہے۔ یا نہ رہے۔ اور پھر نماز پڑھنے کا وقت مل جائے یا پہلے ہی وقت موعود آ پہنچے۔ تو کیوں نہ اسی نماز کو جسکا موقعہ مل چکا ہے حسین سے حسین تر بنا کر نہ پڑھوں۔ اہل اللہ کا ارشاد ہے ؎

چو رسی بکوئے دلبر بسپار جان مضطر ——— کہ مباد بار دیگر نرسی بدیں تمنّا

تو موت کو پہلے ذکر کرنے سے اسطرف اشارہ ہوا کہ موت کو اپنی حیوۃ سے بھی زیادہ قریب سمجھو۔ حضرت تھانویؒ نے ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے۔ کہ دیکھو جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کے دائیں کان میں اذان دیجاتی ہے۔ اور بائیں میں اقامت۔ یہ اسطرف گویا اشارہ ہوتا ہے۔ کہ بھائی اذان اور اقامت تو ہو چکی۔ اب نماز "جنازہ" کی باری ہے۔ گویا موت تک بس اتنا ہی وقفہ سمجھو جو اقامت اور نماز میں ہوتا ہے ———